ازدیادِ بصیرت کی موجب ہونگی۔

خلافت و سلطنت تالیف ڈاکٹر امیر حسن صاحب صدیقی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔ قیمت اور مقام اشاعت درج نہیں۔ مؤلف سے دریافت کیا جاسکتا ہے۔

یہ اُس مقالہ کا اردو ترجمہ ہے جو مؤلف نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے لندن یونیورسٹی میں پیش کیا تھا۔ اِس کا نام غلط فہمی میں ڈالنے والا ہے۔ آدمی اس نام کو پڑھ کر یہ گمان کرتا ہے کہ شاید اس میں خلافت اور سلطنت کے اصولی فرق و امتیاز کو نمایاں کیا گیا ہوگا۔ مگر دراصل یہ ایک تاریخی مضمون ہے جس میں مسلمانوں کی تاریخ کے اُس خاص دور سے بحث کی گئی ہے جبکہ عباسیوں کی نام نہاد خلافت سیاسی اقتدار سے محروم ہوکر رفتہ رفتہ ایک قسم کی مذہبی پاپائی میں تبدیل ہوگئی تھی اور اُسکے زیر اثر ممالک میں حکمرانی کے عملی اختیارات پر دوسرے متصرف ہو رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے اِس دور کی تاریخی و سیاسی تحلیل کرکے یہ دکھایا ہے کہ ایک ہی خطۂ ارضی میں "مذہبی خلافت" اور "سیاسی سلطنت" کے دو مختلف النوع ادارے کس طرح پیدا ہوئے، کس طرح اُنکا ارتقا ہوا اور تین چار سو برس تک اِن کے درمیان کس قسم کے تعلقات رہے۔

موضوع بلاشبہ دلچسپ ہے اور ڈاکٹر صاحب نے بہت اچھا تاریخی مواد فراہم کیا ہے، لیکن یہ کہنا پڑتا ہے کہ اِس مواد پر بحث کا جو انداز اُنہوں نے اختیار کیا ہے وہ اہلِ یورپ کے تاریخی ذوق سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اسلام اور اسلامی تاریخ کے نقطۂ نظر سے اُنکی بحث نہ صرف ناقص ہے بلکہ مسائل کو صاف کرنے کے بجائے اور زیادہ الجھا دیتی ہے۔ اگر وہ مغربی مذاق کے بجائے اسلامی مذاق کی رعایت کرتے تو پہلے خلافت کے معنی و مفہوم کو متعین کرتے، پھر واضح طور پر یہ بتاتے کہ عباسیوں نے پاپائی اور قیصریت کے جس مجموعہ پر لفظ "خلافت" کا اطلاق کیا تھا وہ حقیقی اسلامی خلافت سے کس قدر مختلف تھا اور اِن دونوں حقیقتوں کی وضاحت کرنے کے بعد اپنا تاریخی بیان پیش کرتے۔ اس تنقیح